بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

بدر

چہ گویم باتو گر آئی چھا در قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی ـ شفا بینی عرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۸ | ۳۰ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۳۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۶

ای جہان منتظر خوش باش کامد گلستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست ۵۰
معاونین برضائے خود ۲۵ / ۱۰ / ۵
عام قیمت ۲/۸
اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں وہ بخوشی قبول کیا جاویگا
سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام مینیجر بدر ہونی چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندریں دین آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہماں جائے بود
مالنا دیا بہیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبر ہائے معاد
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
منکر آن مورد لعن خداست
معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسو دوری از آن عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل ـ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ـ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ـ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا ـ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ـ چہارم ـ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا ـ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ـ پنجم ـ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت ـ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لیے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا ـ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ـ ششم ـ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا ـ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اُوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ـ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ـ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ـ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا ـ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا ـ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا ـ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا ـ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علےٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳ - اگست ۱۹۰۵ء - رویا مین دیکھا - کہ ایک لفافہ ہے جس مین کچھ پیسے ہین - کچھ پیسے اس مین سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہین - اس کے بعد الہام ہوا

"تیرے لئے میرا نام چمکا"

ڈائری فرمایا - اس الہام سے پہلے اگرچہ خواب مین پیسے دیکھے گئے - جو کسی جھگڑے یا غم پر دلالت کرتے ہین - مگر وحی آلٰہی صریح لفظون مین دلالت کرتی ہے - کہ اس کے بعد کوئی نشان ظاہر ہوگا - جس کے واقعہ سے خدا تعالےٰ اپنے نام اور اپنی ہستی کو لوگون پر ظاہر کرے گا -

فرمایا - جیسا ہمارے علماء کا عقیدہ ہے - کہ اب الہام کا دروازہ بند ہوگیا ہے - اگر یہ سچ ہوتا - تو ایک عارف طالب تو زندہ ہی مرجاتا - خدا بخیل نہیں ہے - اس نے خود صراط الذین انعمت علیہم کی دعا سکھائی ہے جس مین ظاہر کیا گیا ہے - کہ ان نعمتون کا دروازہ کھلا ہے - افسوس ہے - کہ مولوی عبد اللہ صاحب غزنوی کا بھی یہی مذہب تھا - کہ ہم نہین جانتے کہ ہمین جو الہام ہوتا ہے - وہ شیطانی یا الہامی ہے

ہمین تعجب آتا ہے - کہ ان لوگون کا ایسے الہام اور اس عقیدہ کے بعد کیا حال ہوتا ہے - اگر اس پر عمل کرین - تو ممکن ہے - شیطان کے فرمان کی پیروی کرتے ہین - اگر نہ کرین - تو یہ شبہ ہے - کہ خدا کو ناراض کرتے ہین - یہی حال الٰہی بخش اکوٹنٹ کے الہامات کا ہے ان سے تو موسےٰ کی ماں کی ہی اچھی رہی - جس نے خدا کے کلام پر ایمان قائم کر کے اپنے بچے کو دریا مین رکھ دیا

۶ - اگست ۱۹۰۵ء - فرمایا - ہر شخص اس امر کا بڑا محتاج ہے - کہ اس دنیا سے تسلّی کے ساتھ جائے - اور اس شوق و ذوق کو عبادت مین حاصل کرے - جو خدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ملتا ہے - برخلاف اس کے آج کل لوگون کا یہ حال ہے - کہ اپنے ایمان کو شروط سے مشروط کرتے ہین - اور ہم کو خط لکھتے ہین کہ ہم آپ کی بیعت کرتے ہین - مگر ہم کو یہ یہ دنیوی باتین حاصل ہوجائین - ان لوگون کی معرفت آلٰہی مین بڑا قصور ہے - یہ خدا پر احسان کرنا چاہتے ہین - مین ایسے خطون کو پھاڑ کر پھینک دیا کرتا ہون - انسان کو اگر کوئی جسمانی مرض لاحق ہوتا ہے تو طبیب کے پاس جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کے اپنی طرف سے نذرانہ بھی پیش کرتے ہین - لیکن برخلاف اس کے روحانی طبیب کی طرف جاتے ہین - تو اُلٹا اس پر اپنا احسان کرنا چاہتے ہین - ان لوگون کے دل مین سوز وگداز نہین ہے - کہ اس جہالت کے پردے سے نکلنے کے واسطے اُن مین طپش پیدا ہو - ہم تو ایسے لوگ چاہتے ہین - جن کے دل مین یہ خواہش ہو - اور شوق ہو - کہ خدا کے ساتھ تعلق پیدا ہوجائے بعض لوگ ایسے ہین - کہ بیعت تو کرتے ہین - مگر بعض ذرا سی تکلیف پر پھسل جاتے ہین - اصل صدق اور وفا کا نمونہ صحابہ نے ہی دکھایا تھا - ذکر ہے کہ اصحاب مین سے ایک میدان جنگ مین چند کھجورین اپنے ہاتھ مین لئے ہوئے کھا رہا تھا کہ ایک دوسرا صحابی اس کے سامنے شہید ہوا - اس نے کھجورون کو فوراً پھینک دیا - اور کہا افسوس ہے - کہ میرا بھائی بہشت مین پہنچ گیا - اور مین ہنوز کھجورون مین مشغول ہون - یہ کہہ کر میدان مین گھس گیا - اور شہید ہوکر اپنے مقصد کو پہنچ گیا

فرمایا - دنیا کے ساتھ دین جمع نہین ہو سکتا - دنیا خدمت گار ہوکر آجائے - تو آجائے - لیکن یہ نہین ہو سکتا کہ دنیا دین کی شریک بن کر رہے - جس کا تعلق خدا کے ساتھ صافی ہو - خدا اس کو کبھی ذلیل ہونے نہین دیتا - ہماری جماعت مین وہی لوگ شامل ہین - جو اپنے اقرار کے مطابق دین کو مقدم رکھتے ہین - ہان انسان کا یہ کام نہین - کہ اتنی بڑی تبدیلی اپنی محنت سے پیدا کر سکے - لیکن خدا تعالےٰ ایسا کر سکتا ہے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس قوم کے لئے آئے تھے - وہ اسفل السافلین مین گری ہوئی تھی - پھر آپ کی توجہ اور محبت سے وہ کہان تک ترقی کر گئی - جس کا قدم خدا کے منشا کے برخلاف ہو - اس پر کوئی خوش نہین - نہ خدا اور نہ اس کے ملائکہ - امر سہل ہے - قرآن شریف نے اس کا نسخہ بتلایا ہے - اما من خاف مقام ربہ و نھی النفس عن الھوی فان الجنۃ ھی الماوی جو کوئی اپنے رب کے آگے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اور اپنے نفس کی خواہشون کو روکتا ہے تو جنت اس کا مقام ہے - ہوائے نفس کو روکنا - یہی فنا فی اللہ ہونا ہے - اور اس سے انسان خدا کی رضاء کو حاصل کر کے اسی جہان مین مقام جنت کو پہنچ سکتا ہے

فرمایا - بے وقوف لوگ استغفار پر اعتراض کرتے ہین - تمام انبیا اور خدا کے نیک بندون کا کام رہا ہے - کہ وہ انکسار کے طور پر اللہ تعالےٰ کے آگے اپنے آپ کو گنہگار بیان کرتے ہین - یہ ایک خوبی کی بات ہے - اور نادان دشمن اس مین عیب گیری کرتا ہے - اللہ تعالےٰ کے مقام عظمت پر نگاہ کر کے اس کے نیک بندے کہا کرتے ہین - کہ ہم سے تیری عبادت کا حق ادا نہین ہو سکا - اسی طرح یسوع مسیح نے یہ بھی پسند نہ کیا کہ اس کو نیک کہا جاتا - عیسائی لوگ کہتے ہین - کہ وہ شخص مسیح کو خدا نہ کہتا تھا - اس واسطے اس کو نیک کہنے سے منع کیا - حالانکہ یہ بات غلط ہے - کیونکہ مسیح کو تو خدا کوئی بھی نہ کہتا تھا - اور نہ مانتا تھا - حواری کب اس کو خدا خدا کر کے پکارتے یا مانتے تھے - وہ بھی تو استاد ہی کہا کرتے تھے - اس نے صرف نیک کا لفظ بڑھایا تھا - اس پر مسیح ناراض ہوگیا

فرمایا - ولائیت - خرق عادت اور معجزات سب ترک ہوائے نفس پر منحصر ہے - جب خدا کی خاطر انسان ترک خواہشات کرتا ہے - اس کو سب باتین حاصل ہوجاتی ہین - اللہ تعالےٰ کے آگے ایسا جھکنا چاہیئے - کہ اپنا وجود باقی نہ رہے - تب خدا اپنے بندے کی خاطر سب کچھ کر دیتا ہے

اخبار قادیان

۱ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بخیر وعافیت ہین - اور کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم زیر تصنیف ہے رات کو قبل عشاء ایک گھنٹہ کے قریب خدام کی ملاقات کے واسطے مسجد مین رونق افروز رہا کرتے ہین

۲ - حضرت مولوی نور الدین صاحب ومولوی عبد الکریم صاحب بخیر وعافیت ہین - مولوی نور الدین صاحب کا لڑکا عبد الحی مرض خسرہ مین مبتلا تھا - اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے شفا دی

۳ - اس عرصہ مین ڈاکٹر نور محمد صاحب لاہور سے ڈاکٹر عباد اللہ صاحب امرت سر سے - میان محمد قاسم صاحب شاہ جہان پور سے اور دیگر بہت سے احباب مختلف مقامات سے تشریف لائے

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تین ماہ کی رخصت رعایتی حاصل کر کے قادیان تشریف لائے ہین - اور ایسا ہی ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب بھی آنے والے ہین -

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولائت

بہت بیویان یا کہ ایک ہی بیوی؟

(ذیل میں ہم تعدد ازدواج پر ایک مضمون ولائت کے ایک اخبار سے ترجمہ کر کے شایع کرتے ہین)

جناب من - ریاست اوٹا کے باشندون کے سوائے باقی سب عیسائیون مین ایک قسم کی نیم پوشیدہ تعدد ازدواجی ہے - اور گو برائے نام ایک ہی بیوی سب رکھتے ہین - یہاں لنڈن مین یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ ہماری مانی ہوئی جہوٹی مانوگیمی (ایک بیوی کرنا) کے علاوہ ایک لاکھ فاحشہ عورتین موجود ہین - سب جانتے ہین - کہ کنچنیون کا اس قدر بھاری لشکر انہین لوگون کی مہربانی سے پرورش پا رہا ہے - جو پاک شادی کی رسومات کو ادا کر چکے ہین - یہ مضمون بہت ہی نازک اور مشکل ہے - ہم سب کو معلوم ہے - کہ ایک ہی بیوی رکھنے کی کس قدر تاکید رفنکی جاتی ہے - اس جگہ مین وہ عبارت نقل کرتا ہون - جو جارج ق - کینن صاحب نے مارمنیون کی تعدد ازدواجی کی تائید مین تحریر کیا ہے "اگر ہم دنیا پر نظر ڈالین اور تمام عیسائیت کے روزانہ زندگی کے حالات مطالعہ کرین - تو ہم دیکھتے ہین کہ ہمیشہ خوفناک باغیانہ اور ہر رنگ کے جرم کئے جاتے ہین - اور وہاں وہ نہ تو کوئی حیرانی پیدا کرتے ہین - اور نہ ان کا کوئی نوٹس لیا جاتا ہے - قتل - لوٹ - عیاشی - کنواریون سے زناکاری اور ہر ایک قسم کی حرامزدگی جو جرمون کی فہرست مین پائے جاتے ہین - فی زمانہ وہ محض معمولی واقعات خیال کئے جاتے ہین - اور تاہم اوٹا کے لوگون کو جرمانہ کرنے - قید کرنے - ملکی حقوق سے خارج کرنے - شہربدر کرنے - اور ان کی بیخ کنی کرنے کے لئے اس قدر بڑا شور مچایا جاتا ہے - جس قدر کہ عیسائیت خود وسیع ہے کیونکہ وہ لوگ یہ جان کر کہ خدا ازلی باپ ان دنون بول اٹھا ہے - اور اس نے اپنی مرضی اور ارادے کو ان پر ظاہر کر دیا ہے - اس کے احکام کو پورا کرنے کی جرأت کرتے ہین - کئی سال تک وہ نرمی اور ڈھیٹ پنے سے اس سختی کو برداشت کرتے رہے - اور اب وہ تمام شائستہ اور غور و فکر کرنے والے لوگون کے پاس اپیل کرتے ہین - اور وہ چاہتے ہین - کہ یہان کی سوسائیٹی کی حالت کا مقابلہ اس ملک کے کسی حصہ یا کسی اور ملک کی سوسائیٹی کی حالت کے ساتھ کرین - اور وہ یہ جانتے ہین - کہ فیصلہ ہمارے ہی حق مین غالب ہیگا صفحہ دنیا پر ہر ایک شائستہ ملک مین بہکانے والے آدمی اپنے شکار کو پھندون مین پھنسانے کے لئے فریب کیا کرتے ہین - اور وہ ایسا کرنے سے ملک کی پوری پوری تباہی کر دیتے ہین - اور یہ بات مشہور ہے - کہ با اعتبار اور ذی مرتبہ لوگ جو سوسائیٹی کے بڑے معزز اور ذی شان رکن خیال کئے جاتے ہین معشوقہ عورتون کو گذارہ دینے اور پوشیدہ یاری لگانے سے شادی کی قسمون کو توڑ دیتے ہین - تاہم اوٹا کے لوگون کے برخلاف جہان ایسی باتین بالکل معدوم ہین - ہمیشہ بیہودہ شور برپا کیا جاتا ہے - کیونکہ وہ آسمان سے الہام شدہ تعدد ازدواج پر عمل کرتے ہین میرے پاس اکثر دفعہ یہ بیان کیا گیا ہے - کہ کوئی بڑی قوم کبھی کثرت ازدواج کی مرتکب نہین ہوئی - جو یہ دعویٰ کرتے - وہ تاریخ سے سخت جاہل ہوتے ہین - کن کن قومون نے ہماری نسل پر بڑا اثر کیا ہے؟ انہیں قومون نے جو کثرت ازدواج کرتی ہین - انہوں نے آدمیون کو ایک سے زیادہ بیویان رکھنے کی اجازت دیکر زنا کے خوفناک جرم سے روک دیا ہے - مین جانتا ہون کہ ہم عیسائیت اور زمانہ کی روشنی سے چندھیا گئے ہین - موجودہ نسل اپنی ہر ایک سابقہ نسل کی طرح یہ خیال کرتی ہے - کہ یہی نسل سب سے زیادہ دانا و عقلمند ہے - اور گذشتہ نسلون کی نسبت خدا تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہے - یہ ایک طبعی بات ہے اور یہی انسان کی کمزوری ہے - چند دن ہوئے کہ ایک سیاح سے گفتگو کرتے ہوئے مین نے اس سے سنا - کہ مین نے ایشیا کوچک وٹرکی مین سفر کیا اور اکثر دفعہ مین ان لوگون کی رسم و رواج کا اپنے ملک یعنی ریاستہائے متحدہ امریکہ کے رسم و رواج سے مقابلہ کر کے شرمندہ ہوا ہون - اس شریف آدمی نے مجھے تبلایا - کہ ان قومون مین جن کو ہم نیم شائستہ کہتے ہین کوئی شراب خانہ اور کوئی چکلا نہین - اور نہ ہی ان مین شراب خوری کی عادت ہے - اور بہت ساری ایسی برائیان جو ہماری قوم مین موجود ہین وہان نہین پائی جاتین -

لیکن کیا ریاستہائے متحدہ امریکہ مین سب عورتون کی عزت و کرامت کی جاتی ہے - نہین - یہ بات نہین ہے - ہر ایک آدمی جو سفر کرے گا - اور سفر کرتے ہوئے بغور مشاہدہ کرے گا - معلوم کرے گا کہ بہت ساری عورتون کی بے عزتی کی جاتی ہے اور ان سے بہت بری طرح سلوک کیا جاتا ہے - ان مین آدمیون کی ان کے ساتھ کارروائیون سے خطرناک بیماریان پیدا ہو جاتی ہین - ابھی خیال فرمائین - کہ میساچوسٹ کی ریاست مین پچھلی مردم شماری ۶۳۰۱۱ عورتین مردون سے زیادہ تھین - براد ریپرٹ اس مضمون پر لکھتے ہوئے سچائی سے تحریر کرتے ہین کہ میساچوسٹ کا قانون ان ۶۳۰۱۱ عورتون کو یا تو بوڑھین قرار دیتا ہے یا ان کو کنچنین بناتا ہے - کیونکہ یہ قانون ہے کہ کسی عورت کی ایسے آدمی سے شادی نہ ہو - جس کی ایک بیوی موجود ہو - سب قدیمی ریاستون پر کم و بیش یہی بات عائد ہوئی ہے - کیونکہ ہر ایک مین عورتین مردون سے بڑھی ہوئی ہین - تعدد ازدواج کا بڑا فائدہ یہ ہے - کہ تم ہمارے سارے علاقہ مین سفر کر جاؤ - نیکی کو زیادہ پاؤ گے - ہمارے بچے پرہیزگاری سے زندگی بسر کرتے ہین - یہان تک کہ ان کی شادی ہو جاتی ہے مگر یہ ایک ہی شادی کرنے کے رواج مین کیسے ہو سکتا ہے - بری ترغیبین ہر جگہ بے شمار ہوتی ہین - اور نوجوان برائی کا شکار ہو جاتے ہین - ابھی نیویارک مین ایک میڈیکل پروفیسر نے وہان کے کسی کالج کی جماعت کو لیکچر دیتے وقت یہ کہا ہے کہ اگر مجکو پچیس سال کے ہر طرح سے تندرست آدمی کی ضرورت ہو - تو مجھے معلوم نہین کہ وہ کسی جگہ سے ملے - کیا خوفناک بیان ہے - کہ ایسا آدمی اس ساری قوم مین نہین ملتا

آپ کا خیر خواہ ایک طالب حق

پی سی آٹنجر صاحب نے مذہب عیسوی پر ایک لیکچر طیار کیا ہے - اور لیکچر کا نام جہنم رکہا ہے - ایک کاپی کیواسطے ہمنے لیکچرار کو خط لکہا ہے - جب آئے گا - اس مین سے مناسب اقتباس ہدیہ ناظرین کیا جائے گا

اخبار نارتھ امریکن ریویو - لکہتا ہے - کہ ہندو غیرہ ممالک مین مشنری روانہ کرنے کا جنون جو ہمارے ملک کو ہو رہا ہے - یہ بہت ہی خوفناک ہے - مشنریون کی جانین خوف مین ہین - اور جن لوگون کو عیسائی بنایا جاتا ہے - ان کے اخلاق کی حالت ناگفتہ بہ ہے - بدھون کو ہم عیسائی بنا کر اور بھی خراب حالت مین گرا دیتے ہین - ان ممالک کیواسطے پرانا طریق اور روش زیادہ تر ان کے حال کے مناسب ہوتا ہے - مشنری ممالک مین بائیبل اور آدمی بھیجنا بجائے فائدہ کے ضررسان ہے - اس واسطے اس طریق کو اب ترک کر دینا چاہیئے

نورافشاں سے نورافشانی کا سوال

نورافشاں نے ایک مضمون شائع کیا ہے کہ مجرد رہنے کی نسبت متاہل رہنا اچھا ہے۔ مجرد کی نسبت متاہل کی عمر بڑی ہوتی ہے اور اخلاق اچھے ہوتے ہیں۔ ہم اصل مضمون نورافشاں سے نقل کرکے اسجگہ درج کرتے ہیں اور پھر اپنے دو سوال پیش کرتے ہیں۔

وہ مضمون یہ ہے

حالت متاہلی اور صحت پر اُس کا اثر

اکثر دیکھا گیا ہے کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ زیادہ عمر پاتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہو۔ انگلستان میں مجرد اور شادی شدہ آدمیونکی مردم شماری کرنے سے معلوم ہوا کہ اگر شادی شدہ ۸۰ مرد ۴۸ برس کی عمر تک پہنچتے ہیں تو صرف ۴۱ مجرد مرد اس قدر عمر پاتے ہیں۔ زیادہ عمر رسیدہ ہو کر اور بھی زیادہ تعجب خیز فرق معلوم ہوتا ہے یعنی ۶۰ برس کی عمر تک شادی شدہ اور مجرد مردوں میں ۴۸ اور ۲۳ کی نسبت ہو جاتی ہے۔

عورتوں کا بھی یہی حال ہے۔ تخمینہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مجرد عورتیں صرف تیس سال تک زندہ رہتی ہیں تو اُن کے مقابلہ میں صرف ۵۲ مجرد عورتیں اس عمر تک پہنچتی ہیں یعنی اپنی تعداد سے تقریباً ایک تہائی کم ہیں۔

ڈاکٹر ہیڈن براون صاحب کا قول ہے کہ "شادی نہ صرف تندرستی میں ترقی کرتی ہے بلکہ تندرستی شادی کرنے کو ترقی دیتی ہے اور اگر بفرض محال تمام موجودہ شادی شدہ آدمی تو مجرد ہوتے اور تمام مجرد آدمیوں نے شادی کی ہوئی ہوتی تو شادی کی زندگی ان حالتوں تلخ اور غیر صحت بخش معلوم ہوتی۔" اسمیں کوئی کلام نہیں کہ مجرد آدمیوں کی نسبت وہ لوگ اپنی تندرستی کا زیادہ خیال رکھتے ہیں جن کی شادی ہو چکی ہے۔ کیونکہ مجرد آدمیوں کی زندگی میں نہ اُن کا کوئی ہاتھ بٹانے والا ہے اور نہ انکو ہی کسی کی پرواہ ہے وہ اپنے رنج و فکر میں کسیکو شریک نہیں کرتے اور اسلیے اس کا تمام بوجھ وہ اپنے ہی سر پر اُٹھاتے ہیں بعض اوقات ایسا ہی ہوتا ہے کہ مجرد ہونے کی حالت میں جب ان کا چال چلن خراب ہو جاتا ہے جس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ان کی جسمانی اور دماغی حالت میں فتور پڑنے سے صحت میں خرابی پیدا ہو جاتی ہے۔ بیکن صاحب کا قول ہے کہ "شادی کرنے میں ہر طرح فائدہ ہی فائدہ ہے عالم جوانی میں زوجہ ہماری صحبت کے لیے ہے متوسط درجہ کی عمر میں ایک وفادار ساتھی اور بڑھاپے میں بجائے ایک خدمتگار کے ہے۔"

ہو فیلینڈ صاحب کہتے ہیں کہ اخلاق مکمل بنانیکے لیے حالت ازدواج کا ہونا لازمی ہے۔ یہ عیاشی کی سدّ راہ اور غیر مناسب عادات کے روکنے کا ایک بڑا ذریعہ ہے لطف زندگی کو باقاعدہ اور مناسب درجہ پر لانے۔ خانگی انتظامات اور سچی خوشی کو ترقی دینے جسمانی اور دماغی تندرستی کو قائم رکھنے کے لیے شادی کرنا ضروری ہے۔ فقط

عیسائی اخبار نے شادی کے فوائد میں جو باتیں لکھی ہیں اُن سب کے ساتھ ہمکو اتفاق ہے۔ کیونکہ وہ صحیح اور عمدہ باتیں ہیں۔ اور طبیبوں اور فلاسفروں کے تجربہ نے بھی ان باتوں کو ثابت کیا ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جنکو پہلے سے شارع اسلام نے بیان فرمایا ہے اور حکم کیا ہے کہ مرد نکاح کیا کریں اور مجرد نہ رہیں بلکہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسقدر تاکید کی ہے کہ بیوی کرنا ہماری سنتہ ہے اور جو ہماری سنتہ پر نہیں چلتا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ بہت کمزور اور سُست آدمیوں کا طریق ہے کہ بیوی بچوں کو ایک جھگڑا اور جنجال سمجھ کر چھوڑ بیٹھتے ہیں اور تارک الدنیا عابد بنجاتے ہیں جیسا کہ عیسائی راہبوں نے کیا۔ اس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی نادان معترض کے جواب میں جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تعدد ازدواج پر اعتراض کیا تھا ایک لمبی پُردلائل تقریر کے بعد اس مضمون کو ایک نظم کے پیرایہ میں ادا کیا ہے جسکو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں وہ یہ ہے

نظم

کاملاں کز شوق دلبرے روند
با دو صد بارے سبک ترمے روند

ایں کمال آمد کہ با فرزند و زن
از ہمہ فرزند و زن یکسو شدن

در جہان و بازہ بیروں از جہاں
بس ہمیں باشد نشان کاملاں

چوں ستورے زیر بار افتادہ بہ
در نہی رفتن سریع و تیز تر

ایں چنیں اسپے کجا آید بکار
نابکارست ایں در اسپانش مدار

اسپ آں اسپ است کو بارِ گراں
مے کشد ہم میرود بس خوش عناں

کاملے گر زن بدارد صد ہزار
صد کنیزک صد ہزاراں کار و بار

پس گر افتد در حضورِ او فتور
نیست آں کامل ز قربت ہست دور

نیست آں کامل نہ مردے زندہ جاں
گر خردمندی ز مردانش مخواں

کامل آن باشد کہ با فرزند و زن
با عیال و جملہ مشغولیے تن

بانجارت باہمہ بیع و شرا
یک زماں غافل نہ گردد از خدا

ایں نشان قوت مردانہ است
کاملاں را بس ہمیں پیمانہ است

فانیاں را مانعے از یار نیست
بچہ و زن بر سر شاں بار نیست

با دو صد زنجیر ہردم پیشِ یار
خار با او گُل گُل اندر ہجر خار

الغرض یہ بات تو بالکل درست ہے کہ مجرد رہنا اخلاق اعمال روحانیت صحت جسمانی سب پر اثر ڈالتا ہے لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اناجیل کی رو سے بڑی عزت اور عظمت آسمانی بادشاہت میں داخل ہونیکے لیے اسی میں ہے کہ انسان مجرد رہے اور اپنے آپ کو خوجہ بناوے۔ یسوع مسیح نے بڑے دردناک پیرایہ میں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکو بہت خوف تھا کہ میری اُمت میرے اس حکم کو نہ ملنے گی فرمایا۔ "سب اس بات کو قبول نہیں کرتے ہیں۔ مگر وے جنھیں دیا گیا کیونکہ بعضے خوجہ ہیں جو ماکے پیٹ سے ہی پیدا ہوئے اور بعضے خوجہ ہیں جنھیں لوگوں نے خوجہ بنایا اور بعضے خوجہ ہیں جنھوں نے آسمان کی بادشاہت کے لیے آپکو خوجہ بنایا جو اسکو قبول کر سکتا ہے سو کرے۔"

ظاہر ہے کہ مجرد رہنے کی یہاں تک کہ اپنے آپکو آسمانی بادشاہت کی خاطر بالکل نامرد بنا دینے کی یسوع نے کسقدر تاکید کی ہے اور یہ تاکید صرف قولی نہیں بلکہ جہاں تک اناجیل اربعہ سے معلوم ہوتا ہے یسوع مسیح نے عملاً اپنا نمونہ مجرد رہنے کا ہی دکھایا۔ اور ساری عمر بغیر عورت کے گذاری۔ گو بعض عیسائیوں کا یہ مذہب بھی ہے کہ اسقدر عورتیں نہایت بے تکلفی کے ساتھ

جو یسوع مسیح کے ساتھ خلوت و جلوت میں بود و باش رکھتی تھیں وہ بغیر تعلق نکاح نہ تھیں بلکہ آپ کی ازواج میں داخل تھیں۔ تاہم عام عیسائیوں کا یہی مذہب ہے کہ اُس نے کبھی نکاح نہیں کیا اور ساری عمر مجرد رہا۔

اسپر ایک اعتراض پیدا ہوتا ہے کہ نبی کامل وہ ہوتا ہے جو ہر طرح سے فطرت انسانی کی تمام ضروریات کو اپنے عمل سے پورا کرکے اپنی اُمت کو دکھاوے کہ مثلاً بیوی کے ساتھ کسطرح سلوک کرنا چاہیے اور بچوں کے ساتھ کسطرح احسان و محبت کا تعلق رکھنا چاہیے لیکن ہمارے نزدیک حضرت عیسٰی کے بارے میں یہ اعتراض روا نہیں۔ کیونکہ حضرت عیسٰی بجائے خود صاحب شریعت نہ تھے بلکہ وہ تو شریعت موسوی کے ایک خادم تھے اور چند ایک وقتی ضرورتوں کے واسطے اُنکی بعثت تھی اور صرف ایک قوم کو اُن کی سخت دلی سے ہٹانا اور آیندہ ایک عظیم الشان نبی کے آنے کی بشارت دینا اُن کا کام تھا۔ اُن سے ایک اولوالعزم صاحب شریعت نبی کے سے بڑے بڑے کاموں کی اُمید رکھنا یا سوال کرنا سائل کی غلطی ہوگی۔

الغرض اناجیل کے رو سے جب مجرد رہنے کی اسقدر تاکید ہے جسپر عمل کرکے تمام رومن کیتھالک پادری اب تک مجرد رہتے ہیں تو پرچہ نور افشاں کے پادریوں کی خدمت میں باادب جو رومن کیتھالک نہیں ہیں دو سوال کرتے ہیں۔ اُمید ہے کہ پادری صاحبان ضرور اسپر کچھ نور افشانی کرینگے یا بالفاظ دیگر روشنی ڈالیں گے۔

اوّل۔ آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے والوں کے واسطے ایک ایسی بات کیوں رکھی گئی ہے جو عمر کو گھٹانے والی اور اخلاق کو تباہ کرنے والی ہے اور صحت جسمانی کو خراب کرنے والی ہے۔

دوئم۔ آپ صاحبان نے یسوع کے اس پُر درد قول اور تاکیدی حکم پر عمل کرنا کیوں ترک کر دیا ہے۔

اس کے متعلق اور بھی چند باتیں لکھنے کے لائق ہیں مگر مضمون لمبا ہو گیا ہے اسواسطے سردست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ جواب کے سُننے کے بعد پھر لکھا جاوے گا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

یورپ میں کپڑے دھونے کی ایک مشین جاری کی گئی ہے جس میں کپڑے بجلی کے زور سے دھوے جاتے ہیں۔ کپڑے سفید براق ہو جاتے ہیں۔ ۱۵ منٹ میں ۳۰۰ کپڑے دھل جاتے ہیں۔

پیسہ اخبار

(یعنی اُس کا اڈیٹر برادران وغیرہ)

مندرجہ ذیل جن پر مقدمہ دائر کیا گیا ہے

احمدی برادران پیسہ اخبار کے نام سے بخوبی واقف ہیں بالخصوص اس واسطے کہ وہ مدت سے سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں سرگرم حصہ لیتا ہے۔ اور نہ صرف حصہ لیتا ہے بلکہ اپنی اس کارروائی پر نازاں ہے چنانچہ ایک ملاقات میں اُس نے مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کو کہا تھا کہ "ہمنے جب سے مرزا صاحب کی مخالفت شروع کی ہے ہمارا کارخانہ ترقی پر ہے"۔ کاش کہ وہ اپنی ترقی دیکھ کر خشیۃ اللہ اور تقویٰ میں بھی ترقی کرتا۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ اُس کے سچے دلی عناد کا ایک یہ بھی ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہار **النداء** میں پیسہ اخبار کی مخالفت کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کیا تھا اور نیز ایک اور تحریر میں فرمایا تھا کہ "پیسہ اخبار کی بار بار کی خلاف بیانی اور عوام کو دھوکا دینے کی نسبت بجز اس کے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ **لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ**"۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے سچ فرمایا کہ مخالفت تو اور اخبار والوں نے بھی کی ہے اور کر رہے ہیں مگر حضرت اقدس نے پیسہ اخبار کی طرف خاص توجہ کی ہے اسمیں کوئی بات ہے۔ بات یہی تھی کہ یہ مخالفت اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ پیسہ اخبار آسمان پر بھی مخالفین سلسلہ حقہ میں لکھا جاوے۔ غرض یہ وہی پیسہ اخبار ہے جس کے متعلق ایک ایسی خبر سُننے میں آئی ہے اور سُننے میں کیا آئی ہے اخباروں میں چھپ چکی ہے جس کا دُہرانا بھی بدن پر لرزہ ڈالتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ باتیں عدالت تک پہنچ چکی ہیں اسواسطے ہم پیسہ اخبار کے متعلق مستغیث کے الفاظ کو اسجگہ عبرت کے واسطے درج کرتے ہیں تاکہ لوگ خدا سے نہیں تو ایسی بدنامی کی شہرت سے ہی ڈر کر بُری باتوں سے باز رہیں اور تکبر سے بچیں کیونکہ لاہور میں کئی اخباروں میں یہ واقعات چھپ رہے ہیں۔ بلکہ ہم نے سنا ہے کہ اسپر پنجابی نظم میں قصے بھی بنائے گئے ہیں۔

بیانات مستغیث

۱۰ جولائی سنہ حال کو سید ظہور احمد شاہجہانپوری حال وارد لاہور نے جو استغاثہ منشی محبوب عالم مالک و اڈیٹر پیسہ اخبار لاہور اور دیگر سات کس پر زیر دفعات ۳۲۳ و ۳۴۱ و ۳۵۵ و ۳۷۷ و ۴۵۷ و ۳۶۲ و ۱۰۹ مجموعہ تعزیرات ہند دائر کیا تھا بعد ۱۲ جولائی کو مستغیث مذکور کے بیانات عدالت صاحب سیشن مجسٹریٹ بہادر لاہور میں ہوئے جس کی نقل ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

"واقعہ ۱۵ جون سنہ ۱۹۰۵ء سے ۴ یا ۵ روز پہلے عبدالکریم کہا کرتا تھا کہ امیر کابل کے نام مراسلہ لکھدو۔ اس مضمون کا کہ میں وہاں جاکر ٹو مار کا کام کروں۔ میں نے وعدہ کیا کہ لکھدونگا۔ اس نے ۱۵ جون کو جب میں مکان سے اُترا کہا کہ مراسلہ لکھدو۔ میں نے کہا کہ کالج سے واپس آکر لکھدونگا جب ½ ۱۰ بجے پبلک لائبریری سے واپس آیا تو رمضان چپراسی پیسہ اخبار مجھے ملا۔ اُس نے کہا کہ عبدالکریم تجھے بلاتا ہے میں نے کہا کہ کھانا کھانے کے بعد ملوں گا یہ کہہ کر جب میں مکان کی طرف چلا جب مکان ۱۰ قدم رہ گیا تو عبدالکریم تیزی کے ساتھ میرے مکان کی طرف آرہا تھا اُس نے کہا کہ مراسلہ کی بڑی ضرورت ہے ابھی لکھدو اور یہ کہ میرے مکان پر چلکر لکھدو۔ میں نے عذر کیا۔ اس پر خوشامد کی کہ چلو۔ پھر وہ میرا ہاتھ پکڑکر کشاں کشاں مجھے لے چلا جیز مکان میں وہ مجھے لے گیا۔ جب وہ دس قدم کے فاصلہ پر رہا تو اُس نے مجھے گالی دی۔ میں نے رُک کر کہا اور آگے جانے سے انکار کیا تو اُس نے میرا ہاتھ پکڑکر اپنی طرف گھسیٹا اور مجھے رمضان چپراسی نے دھکا دیا اور میں مکان میں داخل کر دیا گیا۔ عبدالکریم کا مکان تھوڑے فاصلہ پر ہے۔ مکان کے اندر پہنچا کر مجھے ایک کوٹھڑی میں داخل کیا گیا۔ وہاں دو شخص موجود تھے جو کچھ کام کر رہے تھے جنکا حلیہ ایک کا بتا سکتا ہوں۔ کوٹھڑی میں مجھے ۶ یا ۷ آدمی موجود ملے۔ عبدالکریم مجھے مارنے لگا۔ دوسرے لوگوں میں سے رمضان۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش مہر دین۔ میراں بخش۔ کریم بخش مجھے مارنے لگے۔ زیادہ تر عبدالکریم مارتا تھا۔ یہ بھی مارتے تھے۔ تھپڑ۔ مکے اور لات مارتے تھے۔ اسی اثنا میں عبدالکریم نے میرے بائیں پہلو پر مکا مارا جس کے صدمہ سے بیہوش ہوکر میں گر پڑا۔ پھر جب مجکو ہوش آیا تو عبدالکریم میرے سر پر بیٹھا تھا اور ہاتھ پکڑے ہوئے تھا۔ ایک شخص نے پاوں پکڑے ہوئے تھے۔ میرا پائجامہ ہٹا دیا گیا تھا۔ میں پیٹ کے بل پڑا تھا۔ خدا بخش شیر فروش۔ خدا بخش

مبروص اور کریم بخش ان تین اشخاص نے خلاف وضع فطری فعل کیا۔ ہر ایک شخص جب یہ فعل کرنے کو ہوتا تھا۔ تو یہ بتا دیا جاتا تھا کہ یہ شخص فعل کرتا ہے۔ دیکھ لو۔ چنانچہ مبروص خدابخش نے یہ بھی کہا۔ کہ میرے عضو کو دیکھو۔ کہ یہ بالکل سفید ہے۔ . . . . . جس کے مُنہ پر سفید داغ ہے۔ جو داغ برص جیسا نہین ہے بعد مین کسی نے دروازہ ہلایا۔ تو عبدالکریم باہر نکلا۔ اس نے آہستہ آہستہ باتین کین۔ اس شخص کی آواز محبوب عالم کی تھی۔ اور وہ یہ کہہ رہا تھا۔ کہ خطوط لے لو۔ جب عبدالکریم کوٹھڑی مین داخل ہُوا۔ قدمین [illegible] محبوب عالم کا تھا اور چہرہ نہین دیکھا تھا۔ وہ دروازے کے باہر جا رہا تھا جب عبدالکریم اندر آیا۔ تو اس نے کہا کہ خطوط مجھے دیدو۔ مین نے کہا۔ کہ میرے مکان پر جو میز ہے۔ اس مین خطوط ہین۔ عبدالکریم نے مجھے ہنس کر کہا۔ کہ تمہین خبر نہین۔ تمہارے کمرے کا قفل توڑ کر ہم وہ صندوقچہ لے آئے ہین۔ تمہاری ٹرنکون کے تالے بھی توڑ کر ہم نے اچھی طرح دیکھ لیا مگر خطوط نہین ملے۔ اس کے بعد عبدالکریم نے مٹی کے برتن مین پیشاب کیا۔ اور وہ میرا مُنہ چیر کر میرے مُنہ مین ڈالا اس کے بعد پھر دروازہ کمرہ کا کھلا۔ اور عبدالعزیز اندر داخل ہُوا۔ اس نے آکر گالیان دین۔ اور ٹھوکر ماری۔ اور کہا کہ اب جان سے مار ڈالے جاؤ گے۔ چنانچہ جب ہوش مین آیا تھا۔ اس وقت کئی آدمی چاقو لئے کھڑے تھے۔ ان کو شناخت نہین کر سکتا ہون اور میرے مُنہ مین کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا۔ جس وقت خلاف وضع فطری کام کیا گیا۔ تب کپڑا ڈالا گیا۔ فعل کے بعد کپڑا نکالا گیا۔ سب لوگون نے چاقو دکھائے اور کہا کہ مار ڈالے جاؤ گے۔ لیکن ایک طرح سے تمہاری جان بخشی ہو سکتی ہے۔ کہ تم آج ہی اور اسی وقت لاہور چھوڑ دو۔ مین نے کہا کہ کرایہ نہین ہے مین نہیں جا سکتا ہون۔ تو عبدالعزیز اور عبدالکریم نے کہا۔ کہ تم ہمارے اہتمام مین جاؤ۔ اور اگر اس کے بعد کسی سے یہ بات بیان کی۔ تو ہم تم کو جان سے مار ڈالیں گے۔ اسی طرح اور دھمکاتے رہے۔ مین نے ان سے دریافت کیا کہ کیا مین اپنے مکان پر جا سکتا ہون۔ مجھے مکان میں ۱۰ بجے کے قریب داخل کیا گیا۔ اور قریباً دو بجے نکالا گیا۔ جب مین مکان پر گیا تو کمرے کا تالا ٹوٹا ہُوا تھا۔ اندر فرش بالکل اُلٹا ہُوا پڑا تھا۔ دو ٹرنک تھے۔ ان کے تالے ٹوٹے ہوئے تھے۔ اور ان کے پارچات بکھرے ہوئے پڑے تھے۔ صندوقچہ غائب تھا میرے ساتھ خدابخش ڈبہ اور رمضان آئے تھے۔ وہ مکان کے اُوپر نہین گئے تھے۔ مین نے مکان پر آکر اپنا پائجامہ دھویا اور انہین کپڑون پر جو دریدہ تھے مین نے اور کپڑے پہنے۔ خدابخش ڈبہ مجھے بلانے آیا اور میرے اُترنے سے پہلے وہ اتر گیا تھا۔ پھر رمضان مجھے اسٹیشن پہ لے گیا۔ وہاں اس نے ٹکٹ خریدا۔ اور مجھے شاہجہانپور جانے والی گاڑی پر سوار کر دیا۔ رمضان ہر وقت میرے ساتھ رہا۔ اور بات چیت بھی کرتا۔ میرے ساتھ گیا۔ پھر نہین معلوم ہے۔ خلیفہ امام الدین مجھ سے ملے تھے اور رادھا کشن اسی کمرہ مین بیٹھے تھے۔ جو ڈپٹی انسپکٹر پولیس مقیم ہال بازار امرتسر ہین۔ ان کی سکونت کا حال اسی دن معلوم ہُوا تھا۔ اس تمام کارروائی کا باعث یہ ہو سکتا ہے کہ مین مضامین پیسہ اخبار کے برخلاف دیا کرتا تھا۔ اور یہ وجہ بھی ہے۔ کہ منشی محبوب عالم کی لڑکی سے اور مجھ سے خط و کتابت تھی۔ یہ خط و کتابت قریباً سال بھر سے تھی اور لڑکی نے اپنے ہر ایک خط مین اظہار محبت کیا۔ یہ معلوم نہین ہے۔ کہ اس کے والدین کو کس طرح خبر تھی۔ لیکن مین کہہ سکتا ہون۔ کہ خبر اُن کو ڈیڑھ ماہ وقوعہ سے پہلے تھی یہ خبر مجھے لڑکی نے دی تھی۔ اس واقعہ سے آگاہ ہو کر جب اس کے والدین نے مزاحمت کی۔ تو جیسا وہ مجھے لکھتی ہے زہر یا کسی زہریلی دوا کا استعمال ہُوا۔ اس نے یہ تحریر کیا یہ خطوط اس وقت تھانہ انارکلی مین موجود ہین۔ یہ وہی خطوط ہین۔ جو عبدالکریم نے مجھ سے مانگے تھے۔ اس نے سب سے پچھلے خط مین مجھے یہ بھی بتایا۔ کہ اس کی کوئی سہیلی انوری بیگم ہے۔ جس کے گھر سے اس کی شادی کا پیام آیا۔ تو یہ لکھدیا۔ کہ کسی طرح نہین ہو سکتا ہے۔ مین انکار کرنے پر آمادہ ہون۔ مارپیٹ کا واقعہ اسی کا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ لڑکی عمر غالباً ۱۷ یا ۱۸ سال کی ہو گی۔ مجھے اندر داخل ہو کر عبدالکریم نے کہا تھا۔ کہ ہماری بہن سے خط و کتابت کا نتیجہ ملتا ہے۔ جب مین شاہجہانپور گیا۔ تو مجھے ۵ یا ۶ دن بعد کوتوالی مین طلب کیا گیا۔ اور میرا معائنہ ڈاکٹری ہُوا کوئی تقریباً ۶ یوم بعد معائنہ ہُوا تھا۔ پھر میرے بیانات مجسٹریٹ کے روبرو ہوئے۔ وہاں سے مجھے ایک سارجنٹ لانے گیا تھا۔ وہ لایا۔ اس سے پہلے تفتیش ہوئی اور میرے آنے پر بھی تفتیش ہوئی مجھے خبر نہین ہے۔ کہ یہان پولیس کو کس طرح اطلاع ملی۔ مین نے یہان کسی سے تذکرہ نہین کیا۔ وہان مین نے صرف شرم اور خوف کی وجہ سے بیان نہین کیا تھا۔ یہان بھی مین نے اسی لئے ذکر نہین کیا تھا کہ خوف دلایا گیا تھا۔ میرا بیان بجز سرکار کے کوئی معاون نہین ہے۔ فقط

اس مقدمہ کے دوران مین اور بھی چند باتین ظاہر ہو کر اخبارون مین شایع ہوئی ہین۔ جو بہت قابل شرم ہین۔ اس واسطے ہم ان کو درج کرنا پسند نہین کرتے متقی دلون کی عبرت کے واسطے اتنا ہی کافی ہے آئندہ پیشی ۸۔ اگست کو ہے۔

نظم

تو بھی اے دل لے کے اب نام خدا
جلد دے طاعون کا نسخہ بتا تُو
کیونکہ اپنے مہربان بیمار نے
بارگاہِ حق مین کی ہے التجا
راہ حق کی ہے طلب بیمار کو
تو بتا رستہ ہدایت دے خدا
اور دعا کر یوں بصد عجز و نیاز
دے خدا بیمار کو جلدی شفاء
شامت اعمال سے اے دوستو
ہند پر نازل ہے یہ قہر خدا
تھک گئے دُنیا کے نامی ڈاکٹر
کام کچھ کرتی نہیں عقل و دوا
عالم حیرت مین ہین سارے طبیب
بَید بھی سب تھک گئے کر کے دوا
اس مین کچھ بھی شک نہیں اے دوستو
شامت اعمال کی ہے یہ سزا
ہے سیہ کاری کا یہ مار سیاہ
ہو گیا فی النار جس کو ڈس لیا
اس کے کاٹے کا نہین کوئی علاج
ہے دوا بس اس کی تقویٰ اور دعا
گرچہ اس نے شہر ویران کر دیئے
پھر بھی لوگون کو نہین خوف خدا
مین بتاؤں ایک آلہی ڈاکٹر
چاہتے طاعون کی گر ہو تم دوا
ہے مسیح وقت ربانی طبیب
قادیان میں اس کا ہے دار الشفاء
گر پئے بیمار جام احمدی ہو
پھر مرض طاعون کا کھٹکا ہے کیا
دی تھی احمد نے تمہین پہلے خبر
پر نہ تم نے اس کا کچھ مانا کہا
آخرش اب آگیا سر پر وبال
اب بھی باز آؤ تو ٹل جائے بلا
آسمان نے مہدی کی تصدیق کی
تم نے ہائے اس کو بھی جھٹلا دیا
یون تو مرنا ایک دن ہے سب کو یا
ڈر ہے اس کا جس مین ہو قہر خدا
موت گر قہر الٰہی سے ہوئی ہو ایسا بد انجام ہے یارو بُرا

[illegible]

سیر ہند

احمد آباد مین طوفان بارش سے پانسو گھر مسمار ہوئے۔ اور مادھوپور مین پانسو مکانات بہ گئے

رائے بہادر لالہ لال چند صاحب جج چیف کورٹ پنجاب مقرر ہوئے

احمد آباد مین کثرت بارش سے دس لاکھ کا غلہ بہ گیا مال گاڑیون کی آمد و رفت بند کی گئی

مدراس مین فاقہ کشیون سے بازار لبریز ہے

اخبار وداہ ہوشیار پور رقمطراز ہے۔ پروفیسر اوموری نے تمام ضلع کانگڑہ کا ملاحظہ کرکے آخری رائے دے دی تھی۔ کہ آیندہ دو سال تک کوئی خطرناک زلزلہ نہین آئے گا۔ مگر تعجب ہے۔ کہ زلزلہ کا سلسلہ اب تک ختم نہین ہوا۔ ۲۶۔ جولائی کی شب کو تین بجے کے بعد ایسے زور کی حرکت ہوئی۔ کہ سوتے آدمی جاگ اُٹھے۔ اور اگرچہ کوئی نقصان جان و مال کا نہین ہوا۔ مگر زلزلہ کی آواز ہولناک اور حرکت خوفناک تھی۔ سچ پوچھئے۔ تو خدا کی باتین خدا ہی جانتا ہے۔ اور معلوم نہین۔ زلزلہ کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا۔ اور کیا کچھ کرکے ختم ہوگا۔ خدا ہی اپنے بندون پر رحم کرے

الائینس بینک کے صاحب بہادر نے لاہور کی کمیٹی پر دو ہزار روپیہ کی نالش دائر کی ہے۔ کہ کمیٹی نے ہمارے مکان کے ارد گرد صفائی کا انتظام نہیں کیا اس واسطے ہماری صحت مین ہرج واقع ہوا ہے

اخبار سول اینڈ ملٹری نیوز لکھتا ہے۔ زلزلہ آنا شروع ہوگیا۔ ۲۴۔ جولائی کی ۹ بجے صبح شملہ مین ایک شدید زلزلہ آیا۔ بہت لوگ خوف کے مارے اپنے مکان چھوڑ چھوڑ کرکے باہر نکل پڑے۔ اور اگرچہ یہ زلزلہ بہت تھوڑی دیر رہا۔ مگر اکثر لوگون کا بیان ہے کہ یہ زلزلہ بھی ۴۔ اپریل کے بعد بہت سخت زلزلہ تھا۔ فیروزپور مین بھی اُسی تاریخ ۳ بج کر ۵ منٹ پر زلزلہ آیا۔ اور ایسے بھی بہت سخت بتایا جاتا ہے۔ بصدری مین بھی زلزلہ آیا

حضور پرنس آف ویلز ایک دن کے لئے امرتسر ٹھہرین گے

بنارس مین اجلاس کانگریس کے ساتھ ہی سامان نمائش حرفت و صنعت ہندی کا بھی ہو رہا ہے

اخبار وفادار لکھتا ہے۔ کہ حجاز ریلوے کا چندہ اگر دنیا ہو۔ تو گورنمنٹ انگریزی کی وساطت سے دینا چاہیئے ورنہ بہت کچھ شبہات کا اظہار کیا ہے۔ اس مین شک نہین۔ کہ خود رومی سفیر حسین کامی والا معاملہ ایسے چندون کو بہت وقت مین ڈالتا ہے۔ اخبار وفادار مین آج

کل حج پر جانے کی ممانعت پر ایک فتویٰ بمعہ اسناد درج کیا گیا ہے۔ جس کا راقم پنجاب کا ایک مشہور عالم بتایا جاتا ہے۔ جب ان ایام مین حج پر جانا عوام کے واسطے اس قدر مصائب کا موجب ہے۔ کہ علماء کو حج پر جانے سے منع کرنے کے لئے فتوے شایع کرنے پڑے ہین۔ تو وہ لوگ جو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا کرتے ہین۔ کہ آپ حج پر کیون نہین جاتے۔ ذرا غور و فکر سے کام لین۔

اخبار جنگ

جاپانی دن بدن آگے بڑھتے چلے جاتے ہین۔ اور کوئی نہ کوئی قلعہ روسیون کے لیتے جاتے ہین۔ جزیرہ سگھالین پر اب جاپانیون نے پورا قبضہ کر لیا ہے۔ روس کی فوج اور افسر سوائے بھاگ جانے کے اور کوئی خوبی دکھا نہین سکتے۔ بہت سے گرفتار بھی ہوتے ہین۔ جن کے ساتھ جاپانی لوگ اچھا سلوک کرتے ہین۔ صلح کی کانفرنس امریکہ مین بیٹھنے لگی ہے روس کی خواہش تھی۔ کہ کانفرنس پر بیٹھنے سے پہلے ہی جنگ کا خاتمہ ہو جاتا۔ اور جنگ بند کر دیا جاتا۔ مگر جاپان نے اس بات کو منظور نہین کیا۔ اور اس نے یہ کہا ہے۔ کہ جب تک شرائط صلح سنائے جائین اور ان کی نسبت قبولیت غیر قبولیت کا کچھ پتہ نہ لگ جائے۔ تب تک جنگ برابر جاری رہے گا جاپان نے یہ بات اپنے فائدے کی بولی ہے۔ روس نے بیان کیا ہے۔ کہ ہماری رعایا کی یہ خواہش ہے کہ جب تک دشمن کچلا نہ جائے۔ تب تک جنگ جاری رکھنا چاہیئے اور روسی مختار صلح نے خوف ظاہر کیا ہے کہ جاپانی شرائط اگر ذرا بھی سخت ہون گے تو ہم ہرگز قبول نہین کرین گے۔ روس کہتا ہے کہ نہ مین کوئی علاقہ جاپان کے قبضہ مین رکھونگا اور نہ کوئی تاوان جنگ دونگا جاپانی مختار بھی تشفی دیتا ہے کہ ہمارے شرائط صلح اچھے ہون گے اور کوئی نامناسب بات پیش نہین کی جائے گی روس کا اندرونی فساد بہت بڑھتا جاتا ہے

اخبار الینسٹ

نے جہازی کمپنیون کو یہ رائے دی ہے کہ اگر وہ ان جہازون مین جنمین بجلی کا کارخانہ ہوتا ہے۔ نیچے تانبہ کے دو پلیٹ لگا دین اور ان پلیٹون کو بجلی کے کارخانہ سے ملا دین تو جب جہاز حرکت کریگا۔ سمندر کے پانی مین کا سونا ان پلیٹون مین لگ جائیگا چونکہ ایک مکعب میل پانی مین دو سو ٹن سونا ہوتا ہے اور کل سمندر مین ۴۰ کروڑ مکعب میل پانی ہے اس لئے اسمین سے ایک کھرب ٹن سونا حاصل ہو سکتا ہے

پر جو کار حق مین کوشان مر گیا
وہ حقیقت مین تو زندہ ہے رہا

حضرت بیمار کیون مایوس ہو
صدق دل سے کیون نہین کرتے دعا

سینۂ افلاک سے ہوتا ہے پار
خالی جاتا ہے نہین تیر دعا

پوچھ لو آکر مسیحا سے علاج
حضرت بیمار گر چاہو شفا

لاعلاج اب تک یہ بیماری نہیں
کچھ بھی کوشش ہو تو ہو جائے شفا

گر بڑھی غفلت مرض سے اور بھی
پھر نہ ہوگی کارگر ہرگز دوا

عقل دی مولا نے کچھ تک سوچ لو
کر سکے ہم دوستی کا حق ادا

یا الٰہی مجھ کو تو منصور کر
رکھ میرے مولا در نصرت کھلا

تار خبر از لنڈن ۔ ۴۔ اگست ۱۹۰۵ء ۷۰ روسی افسرون نے بمعہ ۳۰۰۰ آدمیون کے جزیرہ سگھالین مین جاپانیون کے آگے ہتھیار ڈال دیئے

صلح کانفرنس کا اجلاس ۸۔ اگست ۱۹۰۵ء کو ہوگا مسٹر ساٹو کا بیان ہے۔ کہ جاپان کا اب تک ڈیڑھ ارب روپیہ خرچ ہو چکا ہے۔ اور تاوان اس سے کچھ زیادہ ہی لیا جاوے گا

جاپانیون کو چندان اُمید نہین کہ صلح ہو۔ کیونکہ روس مین بہت کچھ ڈینگین ماری جاری ہین۔

راولپنڈی سے اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور کا ایک نامہ نگار تحریر کرتا ہے کہ پنجاب مین سے بادلون کے نابود ہو جانے کی رپورٹ جو محکمہ آب ہوا نے کی ہے۔ وہ مضحکہ آمیز معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہان خوب بارش ہو رہی ہے

دُنیا مین آجتک کسی قوم مین کوئی ایسا زمانہ نہین گزرا کہ صوفی صافی لوگ موجود ہوئے کیونکہ ورنہ بہت بگڑ گئی ہو یا یہ پاک باطن بزرگ نہ موجود ہوئے ہون مگر اس دور کی حیرت انگیز ترقی معکوس کا ایک نتیجہ یہ بھی ہے کہ اس حقیقت شناس فرقہ کیطرف سے لوگ بے پرواہ ہوتے جاتے ہین اور ان کی یہ بے پروائی سب سے بڑا یہ ستم کرتی جاتی ہے کہ روحانیت کا مذاق ہی کم ہوتا جاتا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو ہم لوگون مین پورا پورا قحط اہل اللہ ہو گیا ہے (الفرقان)

اسی واسطے مجدد کی ضرورت ہے۔ جو خدا سے الہام پاکر سچی صفائی کا نمونہ دکھائے اور اپنے روحانی جذبہ سے دوسرون کو اس راہ پر لائے (بدر)

شہادۃ قرآنی علیٰ کذب کشن قادیانی

گذشتہ اشاعت سے آگے

کے مثالب و معائب سے بھری پڑی ہین۔ آج آریوں اور عیسائیوں کو دیکھو۔ اور نمونہ کے طور پر پادری عمادالدین امرتسری ٹھاکرداس اور لیکھرام کی کتابوں کو پڑھو۔ ان بے باک مؤلفوں نے کس قدر ناپاک باتین ہمارے نبی کریم سید المعصومین امام المغفورین علیہ الصلوۃ والسلام کی پاک ذات کی نسبت اپنی کتابون میں درج کی ہین۔ بتاؤ کیا۔ اس قاعدہ کو تسلیم کرتے ہو۔ اور اصول موضوعہ کے طور پر اس بات کو مانتے ہو۔ کہ جس شخص کی نسبت نکتہ چینی اور اعتراض کئے جائین وہ برگزیدہ خدا نہین ہوگا۔ تو پھر کوئی معیار ہونا چاہیئے۔ معیار یہی ہے۔ کہ جس شخص کی تائید مین خدا کا کلام اور خدا کا کام شہادۃ دے۔ وہ رسول ہے۔ امام ہے۔ وہی ہے۔ وہی عیسیٰ موعود ہے۔ وہی مہدی مسعود ہے۔ بے علم ناعاقبت اندیش انسان کی عیب جوئی کیا وقعت رکھتی ہے کہ جس کے ہاتھ مین نہ کسی کا رد ہے۔ نہ قبول۔ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔ بڑی پکی اور سچی بات ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تائید مین آسمان و زمین سے ہزارہا نشان دکھا کر ثابت کر دیا ہے۔ کہ آپ منجانب اللہ ہین۔ اس لئے کہ منصور و مؤید ہین۔ یہ خدا تعالیٰ کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ ان تمام چھوٹی اور جزوی نکتہ چینیون اور ذاتی خردہ گیریون کا کافی اور شافی جواب اس طرح دیتا ہے کہ اپنے مامورون کو ایک فیصلہ کن بین فتح یا فتح مبین عطا فرماتا ہے۔ وہ ان مین اور ان کے بے رحم دشمنوں اور ناپاک معترضون مین امر فارق یا فرقان ہو جاتی ہے۔ اس سے اللہ تعالےٰ کو یہ دکھانا مقصود ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ ایسے ہی محل اعتراض اور مقام نکتہ چینی ہین۔ جیسا کہ ان کا دشمن ان کی تصویر کھینچتا ہے۔ تو خدا تعالےٰ ان کی تائید کیوں کرتا ہے۔ اور کیوں ان کے مخالفوں کو کہ وہ بھی تو آخر اس کے بندے اور اپنی اپنی جگہ مدعی راستی ہوتے ہین۔ سخت ذلیل کرتا اور آخر کار ان کا نام و نشان مٹا دیتا ہے۔ یہی روشن اور سچا معیار ہے جس کی رو سے ہم عیسائیوں کو جواب دے سکتے ہین ان تمام جزوی نکتہ چینیون کا جو وہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت کرتے ہین۔ قرآن کریم نے یہی معیار پیش کیا ہے۔ جہاں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفرلک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر الآیہ یعنی اس بات کے ثبوت کے لئے کہ تو (ای محمد) مغفور و معصوم ہے (یعنی تیری نسبت نکتہ چینیاں کام بیجا اور ناروا ہین۔ ہم نے یہ کام کیا ہے۔ کہ تجھے فتح مبین دی ہے۔ اس آلہی نصرت اور آسمانی تائید سے ثابت ہو جاوے گا۔ کہ تو راستی پر تھا۔ اور تیرے مخالف جھوٹے تھے۔ خدا کی شان لامعلوم قدامت سے تمام اسماعیلیوں اور کل عرب کی فطرت مین مرکوز تھا کہ مکہ معظمہ کا فاتح کاذب اور بدچلن شخص نہین ہو سکتا۔ جب سے قریش اور ان کے خلفا مین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین جنگ شروع ہوئی۔ وہ اسی فیصلہ پر مستقیم ہو کر منتظر تھے۔ کہ آخر کار مکہ جس کے قبضہ مین آئے گا۔ وہی حق پر ہوگا۔ اور اس کی جانب داری اختیار کرین گے۔ آخر خدا تعالےٰ نے وعدہ کے موافق آنحضرت کو مکہ پر متصرف کیا۔ اور تمام عرب آپ کی راستی کا لوہا مان گئے لیکن الحمد للہ۔ اس معیار کی رو سے یسوع کے پرستار اور وکیل اس کو کبھی سچا ثابت نہین کر سکتے۔ اس لئے کہ کسی آسمانی نصرت اور الٰہی تائید نے اس کے دعوی کی تائید نہین کی۔ اور نہ ہی اس معیار کے مقابل شیعہ اپنے معبودوں کی راستی ثابت کر سکتے ہین۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک حمدًا کثیرًا طیبًا مبارکًا فیہ۔ حضرت حجۃ اللہ امام مفترض الطاعۃ میرزا غلام احمد قادیانی۔ کو بھی فتح مبین کی وحی بارہا ہو چکی ہے۔ اگرچہ اس وقت سے جب سے جنگ شروع ہوئی ہے۔ خدا تعالےٰ کی نصرت ایک ایک عدو حق کو نیچا دکھا کر اپنا چمکتا ہوا چہرہ دکھاتی چلی آتی ہے۔ مگر قریب ہے، کہ اللہ تعالےٰ اپنے اس وعدہ کو بھی سچا کر دکھائے فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ فقط

خاکسار عبدالکریم ؐ

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصول ڈاک ۸؍ ہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

انصار بدر

مندرجہ ذیل احباب مین سے بعض نے تو اپنے نام اخبار بدر جاری کرا کر کارخانہ بدر کی اعانت کی اور مشکور فرمایا۔ اور بعض احمدی احباب نقد روپیہ سے مدد کرتے ہین چنانچہ کرمی برادران محمد عبدالرحمان صاحب بمبئی اور سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی نے مبلغ دو دو روپیہ بطور اعانت بدر مرحمت فرما کر مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ اور سردار عجب خان صاحب تحصیلدار نے قیمت اخبار مبلغ صہ دی ہے۔ خداوند کریم ان کو جزائے خیر دیوے اور ہمیشہ نیک کاموں کے کرنے کی توفیق عطا فرماوے

اصحاب ذیل نے مندرجہ ذیل دوستوں کے نام اخبار جاری کرایا ہے

۱۔ محمد جعفر خانصاحب منصرم عدالت منڈلہ بنام محمد اکرام حسین صاحب محرر جوڈیشل منڈلہ
۲۔ میاں عبداللہ صاحب سنوری بنام منشی عطاءاللہ صاحب غوث گڑھ
۳۔ سلطان محمد صاحب اقبال پور بنام غلام حسن خانصاحب گنگی والہ ملتان
۴۔ ماسٹر ہدایت اللہ صاحب بنام محمد قاری صاحب امام مسجد قصبہ پنڈ دادنخان جہلم
۵۔ مولوی احمد حسن صاحب مدرس لوہاری بنام عبدالرحمان خان صاحب پٹواری ٹھہرانہ و داؤد خانصاحب پٹواری تھانہ بھوان

آپ خریدار بہم پونچانے کی بہت کوشش کرتے ہین۔ آپ کی کوشش قابل تقلید ہے۔ اور قابل قدر بھی۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے

۶۔ غلام شاہ صاحب سیلوری۔ بنام منشی غلام محمد عبداللہ صاحب سوداگر۔ وزیرآباد
۷۔ ماسٹر کرم دین صاحب مدرس ڈگہ بنام منشی محمد الدین صاحب پٹواری
۸۔ میاں فضل الدین صاحب محرر ڈاک ظفروال بنام شیخ کرم الٰہی صاحب عرائض نویس۔ ظفروال
۹۔ محمد ذوالفقار علے خاں صاحب میرٹھ۔ بنام عبدالرحمن صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سرجن۔ میرٹھ

اور اصحاب ذیل اپنے نام جاری کراتے ہین

۱۔ قاضی محبوب عالم صاحب۔ ہاسپٹل اسسٹنٹ جے پور
۲۔ مستری نورالدین صاحب حاجی پورہ سیالکوٹ
۳۔ محمد سلیمان صاحب نائب مدرس رائے پور
۴۔ منشی عبدالحمید صاحب مقام اوتر شیشہ تحصیل مانسہرہ
۵۔ چودہری شیر محمد صاحب احمدی ہریہ والان۔ گجرات
۶۔ منشی شاہ محمد صاحب۔ ہیڈ کنسٹبل۔ نارو وال
۷۔ میاں حسن محمد صاحب سفید پوش مقام چک ۳۵؍۴۲

امید ہے۔ کہ سب احمدی احباب جو تا حال خریدار نہین۔ وہ خود خریدار ہونے کی اور دوسرے نئے خریدار بہم پونچانے کی سعی فرما کر مشکور فرماوین گے

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر پروپرائیٹر کے لئے چھاپا گیا
(تاریخ اشاعت [illegible] اگست ۱۹۰۵ء)